سیلاب کے تین سال بعد بھی سندھ میں متاثرین سے کیے گئے وعدے ادھورے، حقوق پامال: SAHR کی تحقیق

لاہور پریس کلب ، 28 جولائی 2025

ساؤتھ ایشینز فار ہیومن رائٹس (SAHR) کی جانب سے جاری کردہ ایک فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ 2022 کے تباہ کن سیلاب کے بعد صوبہ سندھ میں متاثرہ افراد کی بحالی کا عمل انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیوں کا باعث بنا ہے اور یہ عمل ملک کے آئین اور بین الاقوامی وعدوں میں طے شدہ بنیادی اصولوں کے معیارات کو پورا کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔

رپورٹ کے مطابق گلیشیئرز کے تیزی سے پگھلنے اور شدید مون سون بارشوں سے آنے والے سیلاب نے نہ صرف وسیع پیمانے پر تباہی مچائی بلکہ موسمیاتی ناانصافی کا ایک ایسا سلسلہ شروع کیا جو آج تک جاری ہے۔ خاص طور پر کسان اور مزدور طبقہ، جس نے عالمی حدت کے اضافے میں کوئی خاص کردار ادا نہیں کیا، سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ ان افراد کو اپنے بنیادی حقوق – جن میں بہتر رہائش، آمدنی کے ذرائع، غذائی تحفظ، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، صحت کی خدمات اور تعلیمی سہولیات شامل ہیں – تک رسائی میں سنگین مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ وہ تمام ضروریات ہیں جو انسان کو باعزت زندگی گزارنے کے لیے درکار ہوتی ہیں۔ ان حقوق کی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں وہ ان پروگراموں میں مؤثر طریقے سے حصہ لینے اور رسائی حاصل کرنے سے بھی محروم رہے جو ان کی بہتری اور بحالی کے لیے شروع کیے گئے تھے۔

تحقیقاتی مشن کے اہم انکشافات

اس تباہی کے تقریباً تین سال بعد SAHR کے فیکٹ فائنڈنگ مشن نے سندھ کے تین اضلاع – لاڑکانہ، شکارپور اور نواب شاہ – کے علاقوں کا دورہ کیا۔ سندھ پاکستان کا وہ صوبہ ہے جہاں 2022 کے سیلاب سے انتہائی شدید تباہی اور نقصانات ہوئے تھے۔ اس مشن کا اصل مقصد یہ دیکھنا تھا کہ آیا سیلاب متاثرین کے حقوق کو ان کی بحالی کے عمل میں محفوظ رکھا گیا، ان کا تحفظ کیا گیا اور انہیں پورا کیا گیا۔ مگر حاصل شدہ نتائج نے ثابت کیا کہ سیلاب اور اس جیسی موسمیاتی آفات کے خلاف حکومتی اقدامات ملک کے دستور میں درج بنیادی انسانی حقوق کے ضوابط اور حکومت کے بین الاقوامی وعدوں کے معیار پر پورے نہیں اترے۔ اس کمی نے بالخصوص ان لوگوں کو نقصان پہنچایا جو پہلے سے ہی رائج سماجی اور اقتصادی ڈھانچے کی وجہ سے مسائل کا شکار تھے۔

جاگیردارانہ نظام کا کردار

جانچ پڑتال سے معلوم ہوا کہ موسمیاتی آفات کے نظم و نسق میں عدم مساوات کا ایک بڑا سبب صوبے میں رائج جاگیردارانہ نظام کا ڈھانچہ تھا جو سیلاب سے نمٹنے کی پالیسیوں پر اثر انداز ہوا۔ مبینہ طور پر ضلع نواب شاہ میں بااثر جاگیرداروں کی املاک کو محفوظ رکھنے کے لیے دریائی بند کاٹے گئے جس نے غریب بستیوں کو سیلاب میں ڈبو دیا۔ کچھ پریشان حال آبادیاں سرکاری امدادی کارروائیوں سے یکسر غائب کر دی گئیں، جیسے نواب شاہ کی UC چنیسر میں واقع عثمان بروہی گوٹھ جیسے پورے گاؤں کو حکومتی جانچ یا مدد نہیں ملی، اس طرح ان کے تحفظ اور بحالی کے بنیادی حقوق مکمل مسترد ہوئے۔

16×18 فٹ میں زندگی کا المیہ

ضلع شکارپور میں مشن نے ایک خاتون سے ملاقات کی جس کے شوہر کی دو بیویاں تھیں، دونوں ایک ہی گھر میں رہ رہی تھیں اور اپنے خاندان کے 9 افراد کے ساتھ اس 'سیلاب مزاحم' کہلانے والے چھوٹے سے گھر میں اپنی عزت اور پرائیویسی برقرار رکھنے کے لیے جدوجہد کر رہی تھیں۔ یہ محض 16×18 فٹ کا ایک

کمرہ تھا، جس میں نہ بیت الخلاء تھا اور نہ باورچی خانہ۔ یہ کمرہ سیلاب متاثرین کی بحالی کے لیے سندھ حکومت کی ہاؤسنگ اسکیم – سندھ پیپلز ہاؤسنگ فار فلڈ افیکٹیس (SPHF)—کے ذریعے فراہم کیا گیا اور بنیادی طور پر ورلڈبینک اور دیگر بین الاقوامی مالیاتی اداروں کی جانب سے فنڈ کیا گیا۔ یہ عمل بنیادی طور پر سیلاب سے متاثرہ افراد کے مناسب رہائش کے حقوق اور پرائیویسی اور عزت فراہم کرنے والے معیار زندگی کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

بے زمین کسانوں کا المیہ

بے زمین کاشتکار، جو متاثرین کی اکثریت پر مشتمل ہیں، رہائشی سہولیات سے محروم رہے کیونکہ ہاؤسنگ پروگرام میں شمولیت کے لیے زمین کے کاغذات لازمی تھے جبکہ زبانی معاہدوں کے نظام میں ایسی دستاویزات کا حصول ناممکن ہے۔ یہ انسان دوستانہ امداد میں غیر امتیازی سلوک کے بنیادی اصولوں کی کھلی خلاف ورزی تھی۔ بہت سی خواتین، جو پہلے سے ہی پدرشاہی معاشرے میں مسائل کا سامنا کر رہی ہیں، نے بتایا کہ انہیں اس منصوبے کا حصہ بننے کے لیے بھاری اخراجات پر طویل سفر کرنا پڑا۔ یہ سرکاری تقاضے ان کی عملی مجبوریوں کو نظرانداز کرتے ہوئے بنائے گئے تھے، جس سے امداد تک ان کی مساوی رسائی کا حق مجروح ہوا۔

قرضوں کا جال

یہ سب کچھ ایک ایسے مالیاتی ڈھانچے کے اندر ہو رہا ہے جہاں متاثرہ افراد کی بحالی کی فنڈنگ معاوضے کے ذریعے نہیں کی جا رہی – جو موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے لیے تاریخی ذمہ داری کی عکاسی کرتا – بلکہ قرضوں کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ اس طرح آنے والی نسلوں پر قرض کی ادائیگی کا بوجھ ڈالا جا رہا ہے جو دہائیوں تک برقرار رہے گا اور نسلوں کے درمیان انصاف اور ترقی کے حق کے بارے میں سنگین سوالات اٹھا رہا ہے۔

تبدیلی کی ضرورت

حقوق کی خلاف ورزی کے اس سلسلے کو ختم کرنے کے لیے ان بنیادی ڈھانچوں میں انقلابی تبدیلیاں ضروری ہیں جو کمزوری کا باعث بنتے ہیں: اس وقت چند افراد کے کنٹرول میں مرکوز زمین کو عوامی بنانا، گھر کو صرف ٹھکانے کے بجائے انسانی قابلیت کی بنیاد کے طور پر نئے انداز میں دیکھنا، متاثرہ افراد کو گورننس کے عمل میں مرکزی کردار دینا اور مالی نظام کو محتاجی کے بجائے انصاف کے ذریعے کے طور پر نئے سرے سے تشکیل دینا۔

2022 کا سیلاب ایک نازک مرحلے کا اظہار ہے۔ سندھ کی موجودہ بحالی کے سلسلے میں اب جو انتخاب کیے جائیں گے، وہ یہ فیصلہ کریں گے کہ آیا آنے والی موسمیاتی تباہیاں عوام کے حقوق کو برباد کرتی رہیں گی یا موسمیاتی انصاف کو لفظ اور روح دونوں میں نافذ کرنے کے امکانات بنیں گی۔ یہ رپورٹ مثبت تبدیلی کی اشد ضرورت اور ممکنہ راہوں دونوں کا تعین کرتی ہے – ایسے طریقوں کی تجویز پیش کرتے ہوئے جہاں بحالی ان افراد کی قابلیت میں اضافہ کرے جو سب سے زیادہ موسمیاتی تبدیلی کا شکار ہیں اور ساتھ ہی عزت، حفاظت اور شمولیت کے ان کے اساسی حقوق کو تکمیل فراہم کرے۔

فیکٹ فائنڈنگ مشن کی سفارشات

1. حکومت پاکستان کو چاہیے:

- آفات کے انتظام کے فریم ورکس میں انسانی حقوق کے معیارات کو شامل کرے
- بے زمین کاشتکاروں کی کمزوری کو دور کرنے کے لیے زمینی حقوق کے نظام میں اصلاحات کرے
- عالمی اور مقامی سطح پر ترقی پسند ٹیکسیشن کے ذریعے کلائمیٹ جسٹس فنڈ قائم کرے

- مالی امداد کو موسمیاتی معاوضے کے طور پر نئے انداز میں تعین کرکے بحالی کے قرضے سے واجبی معاوضے کی طرف منتقل ہو
- باعزت زندگی کو یقینی بنانے کے لیے بنیادی سہولیات کے ساتھ مناسب رہائشی معیارات کو لازمی قرار دے
- کمیونٹی کی نمائندگی کے ساتھ آزاد نگرانی نافذ کرے
- SPHF کے کم سے کم معیارات کو بنیادی سہولیات شامل کرنے کے لیے نظر ثانی کرے
- اوسط خاندانی سائز کے لیے مناسب جگہ کو یقینی بنائے
- ثقافتی تنوع کے احترام اور دیکھ بھال کو شامل کرتے ہوئے شرکتی ڈیزائن کے عمل کو نافذ کرے
- خود بحالی کرنے والے خاندانوں کو خارج کرنے والے تعصبی معیار کو ختم کرے
- پائیدار موسمیاتی لچک کے اصولوں کو شامل کرتے ہوئے ایک جامع ہاؤسنگ پالیسی تیار کرے
- بے زمین متاثرہ افراد کے لیے قابل رسائی متبادل دستاویزی نظام بنائے
- کمزور افراد اور گروپس کے لیے خصوصی اقدامات نافذ کرے
- تعصب کی نگرانی کے لیے آزاد نظارت قائم کرے
- خواتین، بچوں، بزرگوں، معذور افراد اور اقلیتی کمیونٹیز کے لیے مخصوص پروٹوکولز تیار کرے
- آفات کے خطرے میں کمی کے لیے پائیدار فنڈنگ کا طریقہ کار بنائے
- انسانی حقوق کے تحفظ کو شامل کرنے کے لیے آفات کی قانون سازی میں اصلاح کرے

2. صوبائی حکومت سندھ کو چاہیے:

- جاگیردارانہ نظام سے نمٹنے کے لیے زمینی اصلاحات نافذ کرے
- انسانی وقار اور ثقافتی مناسبت کو یقینی بنانے کے لیے ہاؤسنگ پروگرام کو دوبارہ ڈیزائن کرے
- سندھ کے لیے مخصوص موسمیاتی موافقت کی حکمت عملیاں تیار کرے
- عوامی نگرانی قائم کرے جو متاثرہ کمیونٹیز کے سامنے براہ راست جوابدہ ہو
- مقامی علم و تجربے کو شامل کرکے ضلعی موسمیاتی لچک کے یونٹس بنائے
- بحالی کی معلومات کو قابل رسائی بنانے کے لیے شفافیت کے طریقہ کار قائم کرے
- فیصلہ سازی کے اختیارات کے ساتھ عوامی نگرانی کمیٹیاں بنائے
- شرکت میں رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے انتظامی طریقوں کو آسان بنائے
- لازمی علاج کے ساتھ قابل رسائی شکایات کے طریقہ کار تیار کرے

3. بین الاقوامی مالیاتی اداروں کو چاہیے:

- موسمیاتی آفات کی بحالی کے لیے قرضوں سے معاوضے کی طرف منتقل ہوں

• مقامی حقیقتوں کو ایڈجسٹ کرنے والے لچکدار فریم ورکس بنائیں

• متاثرہ کمیونٹیز کے لیے قابل رسائی احتساب کے طریقہ کار قائم کریں

• وسائل کو براہ راست کمیونٹی کی سطح پر نافذ کرنے کے لیے مختص کریں

• پروگرام کے ڈیزائن اور نافذ کرنے میں طاقت کے عدم توازن کو دور کریں

• کمیونٹی کی نمائندگی کے ساتھ آزاد نگرانی کے نظام بنائیں

• تنفیذی اداروں کے درمیان ذمہ داریوں کی واضح حدبندی کریں

• بحالی کے نتائج کی پیمائش کے لیے حقوق پر مبنی اشارے تیار کریں

4. گلوبل نارتھ کو چاہیے:

• لاس اینڈ ڈیمج میکانزم کو قرضوں کے بجائے گرانٹس کے ذریعے مناسب طریقے سے فنڈ کرے

• کاربن اخراج میں کمی کے لیے قانونی طور پر لازمی شرائط مقرر کرے

• آفات کے ردعمل کے لیے بنیادی انسانی حقوق پر مبنی بین الاقوامی معیارات تیار کرے

• ساؤتھ-ساؤتھ تعاون اور علم و تجربے کے تبادلے کی حمایت کرے

• موسمیاتی معاوضے کے دعووں اور ماحولیاتی ڈیو ڈیلیجنس قوانین کے لیے فریم ورک بنائے جیسے جرمن سپلائی چین ڈیو ڈیلیجنس ایکٹ اور یورپین یونین کا کارپوریٹ سسٹینیبلٹی ڈیو ڈیلیجنس ڈائریکٹو

یہ تفصیلی رپورٹ SAHR کی جانب سے 2025 میں شائع کی گئی ہے اور اس میں سیلاب زدگان کے ساتھ براہ راست ملاقاتوں، فوکس گروپ ڈسکشنز، سرکاری اہلکاروں کے انٹرویوز اور میدانی مشاہدات کی بنیاد پر نتائج پیش کیے گئے ہیں۔ مکمل رپورٹ پڑھنے کے لیے کیو آر کوڈ کو سکین کریں۔